گرل فرینڈ کے ساتھ حرام طور پر رہا اور توبہ کر لي اور وہ بھی مسلمان ہو گئی تو اس سے شادی کرلی اب گھر والے اسے طلاق دینے کا کہتے ہیں

عاش معها بالحرام فتاب وأسلمت وتزوجها ويريد أهله أن يطلقها

[urdu - اردو - أردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ويب سائٹ

تنسيق: اسلام ہا ؤس ويب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

گرل فرینڈ کے ساتھ حرام طور پر رہا اور توبہ کر لي اور وہ بھی مسلمان ہو گئی تو اس سے شادی کرلی اب گھر والے اسے طلاق دینے کا کہتے ہیں

برائے مہربانی میرا لیٹر پڑھ کر جتنی جلدی ہو سکے اس کا جواب ارسال کریں؛ کیونکہ میں فتوی کی ویب سائٹس تلاش کر کے اور لیٹر ارسال کر کے جواب کا انتظار کر کے تھك چکا ہوں، جس ویب سائٹ پر بھی لیٹر ارسال کیا اس نے جواب نہیں دیا، تو ان ویب سائٹس کے بارہ میں میرا نظریہ تبدیل ہوگیا.
اور جب میں نے آپ کی اس ویب سائٹ پر کچھ فتوی جات کا مطالعہ کیا تو مجھے بہت راحت ملی اور میں روزانہ ہی آپ کے فتاوی جات پڑھنے لگا، کیونکہ یہ میرے لیے راحت کا باعث ہیں، میں نے اپنے کچھ سوالات کے واضح اور شافی جوابات پائے.
برائے مہربانی میرے سارے سوالات کا حل پیش کریں کیونکہ مجھے یہ سوال سونے بھی نہیں دیتے مجھے شافی جواب کی بہت زیادہ ضرورت ہے؛ کیونکہ میں بہت تھك چکا ہوں اور بہت زیادہ پریشان ہوں ذہن منتشر ہے اور مجھے خدشہ ہے کہیں میں وہی غلطی نہ کر بیٹھوں جس سے دور بھاگتا ہوں.
میرا قصہ یہ ہے کہ: میں اپنے کی بجائے کسی دوسرے ملك میں زیر تعلیم تھا اور آپ جانتے ہیں کہ یورپی معاشرہ کیسا ہے میں قصہ لمبا نہیں کرنا چاہتا: میں نے شراب نوشی اور زنا جیسے فحش کام بھی کیے، اور رمضان المبارك میں روزے بھی نہ رکھتا، بلکہ رمضان المبارك میں زنا بھی کرتا رہا، میرے غلطیاں و کوتاہیاں تو بہت ہیں.
اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ہدایت سے نوزا اور میں نے توبہ کر لی اور مجھے اللہ نے ایك نئی زندگی کی توفیق دی اور مجھے اندھیروں سے نور کی طرف لےآیا، میں نے رمضان المبارك میں توبہ کی تھی، میرے ساتھ ایك عیسائی لڑکی رہتی تھی، جب اس لڑکی نے مجھے توبہ کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور نماز روزہ کی پابندی کرتے ہوئے دیکھا تو یہ لڑکی اسلام کے قریب ہونے لگی، اور دس رمضان المبارك کے روز یہ لڑکی بھی مسلمان ہوگئی، اور شرعی لباس زیب تن کر کے پردہ کرنا شروع کر دیا، اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگی، اور فرض نمازیں اور

سنتوں کے ساتھ ساتھ روزے بھی رکھنا شروع کر دیے، اور سیرت نبویہ کا مطالعہ کر کے بہت سارے اسلامی درس بھی سننے لگی.

جس دن اس نے اسلام کا اعلان کیا میں نے اس سے شادی کر لی، اور ہم اپنی زندگی کے بہترین ایام بسر کر رہے تھے کہ ایك دن میں نے کڑوی حقیقت جانی جس نے میری زندگی کو ہی تبدیل کر دیا، اور میں ہر وقت پریشان و غمزدہ رہنا لگا، میں نے اس لڑکی کی تاریخ معلوم کر لی، اس کا ماضی بالکل ایك اجنبی (آزاد اور خائن) لڑکی جیسا تھا، مجھے معلوم ہوا کہ اس نے مجھ سے کئی ایك بار خیانت کی ہے، لیکن اس نے یہ خیانت اسلام قبول کرنے اور میری اس کے ساتھ شادی کرنے سے قبل کی تھی، لیکن اس لیے کہ وہ میری بیوی بن چکی ہے اور پھر میں عربی النسل ہوں میں ماضی نہیں بھول سکتا، میں نے اپنے دین اور اپنے پروردگار کی بھی خیانت کی اور اسلام سے دور رہا میں پیدائشی مسلمان ہوں، وہ اسلام کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھی، لیکن میں اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جانتا تھا وہ مجھ سے بہت بہتر ہے کیا واقعتا ایسا ہی نہیں ؟

اسلام اپنے سے قبل ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے، اور توبہ کرنے والا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی کے پہلے کوئی گناہ نہ ہو میں اس کی قدر و احترام کرتا ہوں کیونکہ اس نے یقین کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے، وہ بہت روتی رہتی ہے، خاص کر جب قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور احادیث نبویہ کا مطالعہ کرتے وقت بھی، اس نے بھی غلطیاں کی تھیں، لیکن اسے اسلام کا علم نہ تھا اور میں نے غلطیاں اور گناہ کیے اور مجھے علم تھا کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی شدید العقاب ہے، لیکن انسان خطا کار ہے، اور اس کی سوچ محدود ہے.

مجھے جو تنگی محسوس ہوتی ہے وہ یہ کہ جب مجھے ماضی کا علم ہوا تو میں بہت شدید غصہ میں آ گیا اور ناراض ہوا، اور اسے ایك بار طلاق بھی دے دی، اور دو روز کے بعد میں پھر غصہ میں ہوا اور اسے زدکوب بھی کیا اور بہت زیادہ ناراض ہوا، اور اسے دوبارہ طلاق دے دی، ہمارے درمیان مشکلات بڑھ گئیں، اور میرا غصہ زیادہ ہونے لگا، جب میں غصہ میں ہوتا ہوں تو پاگل کی طرح ہو جاتا ہوں، نہ تو کچھ سوچتا ہوں، اور نہ ہی سمجھ ہوتی ہے کہ زبان سے کیا نکال رہا ہوں، زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ نکلتا ہی جاتا ہے مجھے کچھ علم نہیں ہوتا.

میں نے دونوں بار سوال اور استفسار کے بعد اس سے رجوع کر لیا، کچھ ایام ہی گزرے کہ ہمارے درمیان پھر جھگڑا ہوا اور میں نے اسے زدکوب کیا، اس نے میری توہین کی تھی لیکن شروع میں کرنے والا تھا، میں نے اسے تیسری بار طلاق دے دی اور جتنی بار بھی طلاق ہوئی میں نادم ہوتا اور روتا اور اس پر شفقت کرتا کیونکہ یہ لڑکی اسلام قبول کرنے کے بعد بہت ہی نیك و صالح بن گئی ہے، مجھے اس کے ضائع ہونے کا خدشہ رہتا ہے، لیکن غصے اور شیطان نے مجھے غلطیاں کرنے پر مجبور کر دیا ہے، تیسری بار طلاق دینے کے بعد میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ کے سامنے رویا بھی، اور اللہ سے دعا کی کہ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو مجھے فوری طور پر اس سے دور کر دے اور اگر طلاق نہیں ہوئی تو پھر جتنی جلدی ہو سکے میں اس سے رجوع کر لوں، اور یہی ہوا، میں نے اللہ کی توفیق سے اسی رات اس سے رجوع کر لیا، میں نے پڑھا ہے کہ غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور جب میری تعلیم مکمل ہوئی تو میں اپنے ملك واپس آ گیا اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے خاندان والوں سے بات کرونگا تا کہ تم بھی میرے پاس آ سکو، لیکن یہاں معاملہ ہی مختلف ہے، میں نے ایك عرب لڑکی جسے کبھی کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا کو بہت مختلف پایا، اور ایك اجنبی لڑکی جو مجھ سے قبل بہت سارے مردوں کے ساتھ سوتی رہی میں بہت فرق پایا، یہی چیز مجھے بہت غضبناك کر دیتی ہے اور بعض اوقات تو میں اسے چھوڑنے کا سوچنا شروع کر دیتا ہوں، لیکن اللہ سے ڈرتا ہوں کہ میں بھی تو اس جیسا ہی تھا، اور اب وہ مجھ سے بہتر اور افضل ہو چکی ہے، اب میری عقل اور سوچ ایك عرب لڑکی اور ایك اجنبی لڑکی میں موازنہ کرنے میں مشغول رہتی ہے، اور میرے گھر والے بھی میری شادی کو قبول نہیں کرتے، اور وہ مجھ سے سوال کرنے لگے ہیں:

وہ کون ہے ؟ کیا شادی سے قبل وہ لڑکی تھی ؟ تو میں نے انہیں کہا جی ہاں وہ ایسی نہ تھی، میں نے اس سے شادی اس لیے کی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا، اور بہت اچھی مسلمان بن گئی، میں نے اس سے شادی اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کی ہے، اور تا کہ میں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکوں، اور اب وہ میرا انتظار کر رہی ہے، اور مسلمان ملك میں رمضان کے روزے رکھنے کی تمنا رکھتی ہے، لیکن میرے گھر والے اس سے انکار کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ و ہ میرے پاس آ جائے تا کہ وہاں

رہ کر ضائع نہ ہو جائے، وہ بہت اچھے اخلاق کی مالك ہے اور خاص کر اسلام لانے کے بعد تو اس کا اخلاق اور بھی اچھا ہو چکا ہے، میری نظر میں تو وہ پہلے دور کی ایك اسلامی عورت بن چکی ہے، میں اب بہت ہی عذاب سے دوچار ہوں، جب میں اپنی اور اس کی تاریخ اور ماضی یاد کرتا ہوں تو اپنے دل میں کہتا ہوں اللہ نے اس لڑکی کو میرے لیے گناہوں کا کفارہ بنا کر بھیجا ہے.

کیا طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟، اور اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو کیا مجھے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ ایك کفریہ ملك میں اکیلی رہ کر ضائع نہ ہو جائے ؟

مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، کیا میں ایك نیا اسلام قبول کرنے والی بیوی کے ساتھ رہوں، یا کہ ایك عرب مسلمان لڑکی سے شادی کر لوں ؟

میں اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا معاملہ کروں، وہ چاہتے ہیں کہ میں اسے طلاق دے دوں، اور اگر میں انہیں راضی کرنے کے لیے بیوی کو طلاق دے دوں تو کیا یہ حرام ہوگا ؟

کیا زنا میری گردن میں قرض ہے کہ ایك دن مجھے اس کی قیمت ادا کرنا پڑیگی ؟ اور میں اس کا ماضی کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ کھاتی پیتی اور سوتی جاگتی تھی اور میں اس کے ساتھ مسلمان خاوند بیوی کی طرح رہتا تھا ؟

برائے مہربانی ایسے دلائل ارسال کریں جو اس سلسلہ میں میری معاونت کریں، میں آپ سے شدید گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے شافی جواب دیں جس کا مجھے بہت عرصہ اور شدت سے انتظار ہے، اور اس لیے بھی کہ جو ویب سائٹس مسلمانوں کی معاونت کے لیے کھولی گئی ہیں ان کے بارہ میں میرا گمان برا نہ ہو جائے، اور خاص کر ان کی معاونت کے لیے جو تباہ ہو کر برے راستے پر چل نکلے ہیں اور میری طرح ضائع ہو رہے ہیں وہ مدد کے محتاج ہیں، چاہے کوئی نصیحت کر کے ہی مدد کریں، (ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا ہی سہی) اے مسلمانوں کے علماء کرام جب تم میری مدد نہیں کرو گے تو میں کہاں جاؤں ؟

الحمد للہ:

اول:

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے بارہ میں آپ کا گمان اچھا ہی ہوگا، لیکن ہم اس پر خوش نہیں کہ اہل سنت کی دوسری ویب سائٹس کے بارہ میں آپ کا نظریہ سلبی ہو، ہم آپ سے یہی چاہتے ہیں کہ آپ ان ویب سائٹس کو قائم کرنے والوں کے بارہ میں اچھا گمان رکھیں، اور انہیں معذور سمجھیں، اگر آپ ہمارے اور ان کے پاس آنے والوں سوالات کی تعداد دیکھیں تو ضرور ہم سب کو معذور سمجھنے لگیں گے.

آپ اکیلے نہیں جو جلد جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور پھر اس کے متعلق ہر سائل کی رغبت کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے ہمارے اور دوسری ویب سائٹس والوں کے لیے عذر موجود ہے، اور کریم وہی شخص ہوتا ہے جو دوسرے کو معذور سجھے یعنی اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لے.

دوم:

اس اجنبی اور کفریہ ملك میں آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ہمارے اس قول کی تائید و تاکید کرتا ہے جو ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ ان ممالك کی طرف سفر کرنا جائز نہیں، اور خاص کر جب سفر کرنے والا شخص نوجوان لڑکا یا لڑکی ہو اور ابھی جوانی کی ابتداء ہو، اور شہوت بھی پوری تر ابھر کر آئی ہو.

اس لیے ماں باپ کو ان ممالك میں اپنی اولاد کے حالات کا علم ہونا چاہیے کہ وہاں غالبا افسوس ناك حالت ہی ہوتی ہے، اور وہ دین سے درو رہتے ہیں، اور فحش کام میں پڑ کر صحیح اور مستقیم سلوك سے ہٹ جاتے ہیں، اور شرعی مخالفات کی یہی سزا ہے جو مل کر رہتی ہے.

اس لیے ماں اور باپ پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال کریں، اور ان کے دین اور سلوك کے عوض اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی حرص نہ رکھیں.

سوم:

ہم آپ کو توبہ کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو کفر و فسوق اور نافرمانی کی راہ سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈال دیا، آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے دوسرے افراد ہیں جو جہالت و گمراہی اور نافرمانی کے اندھیروں میں ڈبکیاں کھا رہے ہیں، اور آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو اخلاق کی چوٹیوں فضائل کی بلندیوں سے نیچے گرے ہوئے ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ توبہ کے شجرہ کو مضبوطی سے تھام کر رکھیں، اور تقوی و پرہیزگاری کی رسیوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں.

اور آپ واپس پہلی حالت پر پلٹنے سے اجتناب کرتے ہوئے ایسے کام مت کریں جو آپ کو پہلے حال میں واپس لے جائے کیونکہ آپ ایسی نعمت میں ہیں جس سے اکثر لوگ محروم ہیں، اس لیے آپ توبہ ترك کر کے اس نعمت کی ناشکری مت کریں.

چہارم:

ہم اپنی بہن کو بھی اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اسے توفیق دی اور اسلام کی راہ دکھائی، بلاشك و شبہ وہ اب اپنی پہلی اور اسلام کے بعد والی حالت میں خوب فرق معلوم کر رہی ہوگی، اور اسے کافر اور مسلمان انسان میں عظیم فرق بھی معلوم ہوگیا ہو گا.

اور اسے اس فرق کا بھی علم ہوگیا ہو گا کہ اسلام قبول کرنے سے قبل اس کا دل کتنا تنگ اور خراب تھا، اور اسلام کے بعد اس کے دل میں کیا وسعت و شرح صدر پیدا ہوا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے مزید ہدایت و توفیق سے نوازے، اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت کی راہنمائی کرنے والی بنائے.

پنجم:

یقینا جو شخص ہدایت و راہنمائی سے دور رہتا ہے وہ قول و فعل اور سوچ میں خبط کا شکار رہتا ہے، اور ایسا منہج اور راہ اختیار کرتا ہے جو جن و انس میں سے شیطان کو ہی پسند ہے اور وہ ایسی مبادیات پر زندگی بسر کرتا ہے جو کسی صحیح نص کے موافق نہیں، اور نہ ہی اسے عقل صریح قبول کرتی ہے، آپ اس کی مثال " خیانت " کی اصطلاح سے لے سکتے ہیں!

ان کے نزديك اس کا معنی یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوق کی خیانت کرے یا پھر معشوق اپنے عاشق کی خیانت کرتی ہو! ہو سکتا ہے عورت خاوند والی ہو، اور اپنے عاشق کے ساتھ اپنے خاوند کی خیانت کرتی ہو، پھر جب وہ عورت جب اپنے عاشق کو کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھے تو رونے لگے، اور نوحہ کرے اور اس کی توہین کرے، ہو سکتا ہے اسے مارے بھی! کیوں اس لیے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ خیانت کی ہے!! گویا کہ اس عورت نے اپنے خاوند کی خیانت نہیں کی، اور ایسے ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا، بلکہ وہ سارا عتاب اور عیب اپنے خائن عاشق پر تھوپ رہی ہے!

تو یہ لوگ کون سی مبادیات پر جی رہے ہیں؟ اور کس منطق پر چل رہے ہیں ؟.

اور اگر آپ افسوس کرنا ہی چاہتے ہیں تو اس مسلمان شخص پر افسوس کریں جو اپنے پروردگار کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے، اور نہ تو وہ اللہ کے ساتھ خیانت کو جانتا ہے اور نہ ہی اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کی پہچان ہے، اور نہ ہی اپنے دین کے ساتھ خیانت کو سمجھ رہا ہے، لیکن وہ اپنی محبوبہ اور معشوق کی خیانت کو شمار کرنا کر کے پیٹ رہا ہے، حالانکہ وہ خود اس کے ساتھ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، حالانکہ پہلے تو وہ خود اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کا خائن ہے.

میرے سائل بھائی:

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو آپ کے اور کسی دوسرے کے ساتھ سوتی رہی اور وہ کافرہ تھی! لیکن آپ اپنے آپ کو کیوں ملامت نہیں کرتے کہ آپ نے وہ کچھ کیا جو آپ کے لیے حلال نہ تھا اور آپ اسلام کے دعویدار اور اسلام کی طرف منسوب ہیں ؟!.

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو اسلام قبول کر کے ایك اچھی مسلمان ہو چکی ہے، جو کفر کی حالت میں فسق و فجور کی مرتکب تھی؟!.

آپ کا موقف تو بہت ہی کمزور ہے، اور آپ کوم لامت و عیب لگانے کا کوئی حق حاصل نہیں، نہ تو اس کے کافرہ ہوتے ہوئے، اور نہ ہی اس کے مسلمان ہوتے ہوئے، کیونکہ جب وہ کافرہ تھی تو اس کا کفر اس کے ہر گناہ سے بڑا گناہ تھا، اور جب وہ کافرہ تھی تو اسے فحش کاموں سے روکنے والا کوئی چیز نہ تھی.

اور جب وہ اسلام لے آئی تو اس کے اسلام نے اس کے پچھلے سارے گناہ اور غلطیاں مٹا ڈالیں، جب اس نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی ساری برائیاں اور گناہ نیکیوں میں بدل ڈالیں! تو پھر آپ کس وجہ سے اس کے کافرہ ہونے یا مسلمان ہونے پر عیب لگاتے اور ملامت کرتے ہیں ؟!

امام مسلم رحمہ اللہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" جب اللہ تعالی نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا:

" اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں آپ کی بیعت کروں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ روك لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے عمرو كيا ہوا ؟

وہ بيان كرتے ہيں ميں نے عرض كيا: ميں ايك شرط لگانا چاہتا ہوں، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كيا شرط لگانا چاہتے ہو ؟

ميں نے عرض كيا:

يہ كہ مجھے بخش ديا جائے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

كيا تمہيں معلوم نہيں كہ اسلام اپنے سے ماقبل سب گناہوں كو ختم كر ديتا ہے، اور ہجرت اپنے سے قبل سب گناہ دھو ڈالتى ہے، اور حج اپنے سے قبل سب غلطياں صاف كر ديتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (١٢١).

اور امام بخارى اور مسلم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے كہ:

كچھ مشرك لوگوں نے بہت زيادہ قتل كيے اور بہت زيادہ زنا كا مرتكب ہوئے اور وہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور عرض كرنے لگے:

آپ جو كہتے اور جس كى دعوت ديتے ہيں وہ بہت اچھى چيز ہے، ليكن اگر آپ ہميں يہ بتائيں كہ ہم نے جو كچھ كيا ہے اس كا كوئى كفارہ بھى ہے ؟

تو يہ آيت نازل ہوئى:

{ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے، اور نہ ہی اللہ کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں }.

اور یہ آیت نازل ہوئی:

{ آپ کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم و زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں }.

صحیح بخاری حدیث نمبر (٤٤٣٦) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٧٤).

چنانچہ ان مشرك لوگوں نے بہت زیادہ قتل بھی کیے اور بہت زنا بھی، تو دیکھیں اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے کیا نازل فرمایا، اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے نازل فرمایا کہ ان کی ساری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی جائینگی.

اور سابقہ حدیث میں ہے کہ اسلام قبول کرنا اپنے سے قبل سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہے، تو اس کے بعد آپ کے لیے کیا عذر رہ جاتا ہے ك اس عورت نے جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر آپ اس کا محاسبہ کرتے پھریں؟!

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" جب انسان اپنے گناہ سے توبہ میں سچا ہو چاہے وہ گناہ کتنا ہی بڑا اور شرك یا زنا یا قتل یا حرام مال کھانا ہی کیوں نہ ہو، اور وہ شخص اپنے گناہ پر نادم ہو اور حقوق حقداروں کو واپس کر دے یا پھر وہ اسے معاف کر دیں، اور پھر توبہ کے بعد وہ نیك و صالح اعمال کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، بلکہ اس کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے وہ اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا }.

{ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائیگا، اور وہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہےگا }.

{ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیك و صالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے }.

{ اور جو شخص توبہ کرے اور نیك و صالح عمل کرے وہ تو (حقیقتا) اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے }الفرقان (٦٨ - ٧١).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

{ ان لوگوں کو کہہ دیجئے جنہوں نے کفر کیا اگر وہ اپنے کفر سے رك جائیں تو ان کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے }الانفال (٣٨).

اور ایك اور مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

{ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش و رحمت والا ہے }الزمر (٥٣).

اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا تھا:

{ اور تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں }یوسف (٨٧).

اس كے علاوہ اس موضوع كے متعلق اور بھی بہت ساری آيات ہيں، اور احاديث نبويہ ميں بھی توبہ كی ترغيب دی گئی ہے، اور اللہ كی رحمت اور اس كی بخشش كی اميد كی رغبت دلائی گئی ہے، اور پھر توبہ كا دروازہ تو مغرب كی جانب سے سورج طلوع ہونے تك يا پھر موت آنے تك كھلا ہے.

اس ليے جو شخص بھی گناہ كا ارتكاب كر بيٹھے اسے اللہ كے ہاں توبہ كرنی چاہيے، اور اپنے كيے پر نادم ہو، اور حقداروں كو ان كے حقوق واپس كرے، يا پھر ان سے معافی مانگ لے، اور اللہ سبحانہ و تعالی كے ساتھ حسن ظن ركھتے ہوئے اس كی رحمت كی اميد كرے، چاہے اس كا گناہ كتنا بھی بڑا ہو، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كی رحمت تو بہت زيادہ وسيع ہے، اور اس كی بخشش بہت زيادہ ہے، اس شخص كو چاہيے كہ وہ اللہ كی ستر پوشی كی اميد ركھتے ہوئے ستر پوشی اختيار كرے، اور اسے ختم مت كرے، اور اللہ تعالی سے ممد و معاون ہے.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفی.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ و الافتاء (٢٤ / ٢٩٦ - ٢٩٧).

اس ليے آپ كو اس كے بارہ ميں كچھ علم ہوا اس كے بعد آپ كے جذبات بھڑكنے اور غضبناك ہونے كی كوئی وجہ نہيں، اور نہ ہی آپ اسے زدكوب كر سكتے ہيں، كيونكہ وہ اسلام قبول كر چكی ہے، اوراپنے سابقہ دين اور اپنی تاريك تاريخ كو طلاق دے چكی ہے، پھر اس كی جاہليت پر كس ليے اس كا محاسبہ ہو سكتا ہے.

اور خاص كر جب آپ خود بھی اس كی تاريخ كا ايك حصہ اور ورق بن چكے ہيں؟! اور آپ نے خود اس كے ساتھ قبيح و شنيع فعل بھی كيا، حالانكہ آپ خود كو مسلمان كہتے ہوئے اسلام كی طرف منسوب تھے جو آپ كے

لیے ایسے افعال کو حرام کرتا ہے، اور وہ عورت تو آپ کے اس دین کی طرف منسوب نہ تھی جو اسے ان افعال سے منع کرتا، بلکہ آپ خود ان کفار کی نقالی اور ان کے رسم و رواج اور عادات پر راضی ہو کر ان جیسے افعال کرنے لگے، اور اس نے تو اس میں کوئی مخالفت نہیں کی!.

ششم:

ہمیں تو آپ کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کر چکی ہے، اور اس نے اسلام کو اچھی طرح قبول کر کے اس پر عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے، لگتا ہے کہ کئی ایك جانب سے وہ عورت آپ سے بہتر اوراچھی ہے، اس لیے جب وہ آپ کی بیوی بننے پر راضی ہو چکی ہے تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئیں، اور اس کے عزم کو قوی بنائیں، اور آپ ہر طرح سے اس کا ساتھ دیں اور اس کی مدد و تعاون کریں.

ہفتم:

خاص کر اسے طلاق دینے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ:

آپ کسی ایسے اہل علم سے رابطہ کریں جس کو آپ ثقہ سمجھتے ہوں اسے اپنا موقف بیان کریں اور طلاق دیتے وقت جو حقیقت حال تھی وہ واضح کریں، کیونکہ غصہ کے کئی ایك درجات ہیں ہر غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور نہ ہی ہر غصہ کی حالت میں طلاق کے عدم وقوع کاحکم لگایا جا سکتا ہے، بلکہ غصہ والے اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جو غصہ کی حالت میں اپنے ہوش و حواس پر مکمل کنٹرول کھو بیٹھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہوش و حواس کھو جانے کی صورت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی غلام کی آزادی "

سنن ابو داود حديث نمبر (٢١٩٣) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (٢٠٤٦) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

شيخ محمد بن صالح عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اغلاق" كا معنى يہ ہے كہ: انسان كى عقل پر پردہ پڑ جائے حتى كہ وہ بغير ارادہ ہى كوئى كام كر بيٹھے.

ديكھيں: لقاءات الباب المفتوح (١٣٠) سوال نمبر (٢٠).

اور شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" جو شخص غصہ كى حالت ميں اپنے قول كا تصور كر سكتا ہو اس كى طلاق واقع ہو جائيگى، ليكن وہ شخص جسے غصہ كى حالت ميں پتہ نہ چلے كہ وہ كيا كہہ رہا ہے تو اس كى طلاق واقع نہيں ہو گى "

ديكھيں: الملخص الفقھى (٢ / ٣٠٨).

غصہ كى حالت ميں طلاق كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ درج ذيل سوالات كے جوابات كا مطالعہ كريں:

سوال نمبر (٢٢٠٣٤) اور (٤٥١٧٤) اور (٦١٢٥) اور (٧٢٤٣٩).

اگر تو سابقہ تينوں حالات ميں آپ كى طلاق واقع ہوچكى ہے تو پھر وہ عورت آپ كے ليے حرام ہے، اور آپ كے ليے اسے اپنى عصمت ميں واپس لانا حلال نہيں، ہاں يہ ہے كہ اگر وہ كسى اور شخص سے رغبت كے ساتھ نكاح كرے اور وہ شخص اس سے دخول بھى كر لے، پھر بعد ميں وہ شخص يا تو فوت ہو جائے، يا پھر كبھى اپنى مرضى سے اسے طلاق دے دے، اور اگر تين طلاقوں ميں سے كوئى ايك واقع نہيں ہوئى تو پھر آپ كے ليے وہ باقى رہے گى جو بقايا بچى ہوں، چنانچہ اس طرح آپ كو اس سے

رجوع كرنے كا حق حاصل ہے، اس كو جاننے كے ليے آپ كسى قابل اور ثقہ عالم دين سے ملاقات كريں، تا كہ آپ نے جو كچھ كيا ہے وہ اس كى تفصيل معلوم كر كے آپ كو بتائے.

ہشتم:

اس بيوى ـ اگر تو وہ اب تك آپ كى بيوى ہے ـ كے بارہ ميں ہم آپ كو يہ نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اسے اپنے پاس لانے كى كوشش كريں؛ تا كہ وہ كافر معاشرے سے چھٹكارا حاصل كر سكے جس ميں فتنہ و فساد پايا جاتا ہے جہاں وہ ابھى تك رہ رہى ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ آپ اپنے ساتھ يہ عہد كريں كہ آپ اس كے ساتھ حسن معاشرت كريں گے، اور اچھے طريقہ سے پيش آ كر بہتر سلوك كريں گے، اور اسے اسلام سے قبل اس كے ماضى كى عار نہيں دلائيں گے اور نہ ہى غلط ماضى كا طعنہ ديں گے، اور اس كے متعلق آپ كو جو كچھ علم ہو چكا ہے اس كا آپ پر كوئى اثر نہيں ہوگا.

اس ليے اگر آپ ايسا كرنے كى استطاعت ركھتے ہيں تو پھر آپ اسے اپنے پاس بلائيں اور ايك اسلامى گھرانہ اور خاندان تعمير كريں، اور اگر آپ ايسا نہيں كر سكتے تو پھر اسے اپنے ملك ميں ہى رہنے ديں، ہو سكتا ہے اللہ تعالى اسے كوئى آپ سے بہتر شخص عطا فرما دے، اور ہو سكتا ہے آپ كو اس سے كوئى بہتر عورت مل جائے.

اور آپ كا يہ كہنا: " ميں اس كا ماضى كيسے بھول سكتا ہوں كہ وہ ميرے ساتھ سوتى اور جاگتى اور كھاتى پيتى اور ميں اس كے ساتھ ايك مسلمان خاوند اور بيوى كى طرح رہتا تھا ؟

ہميں اجازت ديں كہ ہم ـ ہمارے عزيز مسلمان بھائى ـ آپ كے كان ميں راز والى بات كہيں كہ آپ اپنا ماضى كيسے بھول سكتے ہيں ؟!

بلكہ آپ اپنے پروردگار سے اپنے ماضى كى كس طرح معافى و بخشش مانگ سكتے ہيں، اور آپ خود تو اللہ كے بندوں كو معاف نہيں كر رہے، اور ان كے ماضى كو معاف نہيں كرتے بلكہ اسے كريد رہے ہيں ؟!

اس بنا پر اگر آپ حقيقتا يہ ماضى اپنے ساتھ ركھ رہے ہيں اور يہى آپ كى مراد ہے تو پھر ہم آپ كو يہ نصيحت بالكل نہيں كرتے كہ آپ اسے اس كے ملك سے لا كر اپنے پاس بسائيں، بلكہ آپ اس كى جان چھوڑ ديں اور آزاد كر ديں، اور اس كے سارے حقوق ادا كريں.

اور اگر آپ اس ماضى كو بھولنے كے ليے تيار ہيں اور اس كے اسلام قبول كرنے اور اس كى توبہ كے بعد اس كے ساتھ زندگى گزارنا چاہتے ہيں تو پھر كسى اور عورت كى بجائے يہ عورت ہى آپ كے ليے بہتر اور اچھى ہے.

نہم:

رہا مسئلہ آپ كے خاندان والوں كا مطالبہ كہ اسے طلاق دو تو اس سلسلہ ميں گزارش ہے كہ اس مسئلہ ميں آپ كے ليے ان كى اطاعت واجب نہيں، اور آپ كے خاندان اور گھر والوں كو اللہ كا ڈر اور تقوى اختيار كرنا چاہيے كہ وہ آپ اور آپ كى بيوى كے مابين عليحدگى كرنا چاہتے ہيں.

اور اگر آپ اسے اپنى بيوى بنا كر ركھنا چاہيں تو اس ميں آپ والدين كے نافرمان نہيں ٹھريں گے، بلكہ آپ اور آپ كى بيوى كے مابين قطع رحمى اور عليحدگى كرانے كى كوشش كا گناہ تو آپ كے والدين كو ہوگا، اگر آپ بيوى كو نہ چھوڑيں.

مزيد آپ سوال نمبر (٤٧٠٤٠) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دہم:

رہا آپ كا يہ سوال:

" كيا زنا ميرى گردن پر قرض ہے كہ ايك دن مجھے اس كى قيمت چكانا ہو گى ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: اگر تو آپ صدق دل سے اللہ کے ہاں توبہ کریں جیسا کہ آپ اپنے متعلق کہہ رہے ہیں تو امید ہے کہ قرض نہیں ہوگا، اور آپ کا اس پر مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا؛ توبہ کرنے والوں کے لیے بخشش اور اسے نیکیوں سے بدل دینے کے وعدہ کا اوپر بیان ہو چکا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے گناہوں کو بخش دے، اور جہاں کہیں بھی خیر و بھلائی ہو وہ آپ کے مقدر میں کرے، اور آپ کو وہ کچھ کرنے کی توفیق دے جس میں آپ کی حالت کی اصلاح ہو.

واللہ اعلم .